



بملا حقوق طلب است! اشاعت ترکید و حوائی محفوظ رہی

اصول و اخلاق شدہ، مسجد و عکس انجلیشن،

ایہام محمدی عثمانی، مدیر دارالاشاعت کراچی

تقدیر طبع ایک ہزار، مطبوعہ مشہور پریس کراچی

اشاعت ہجری ۱۳۹۱ھ



خط کے پتے

دارالاشاعت، سٹریٹ مولوی سلازادہ کراچی

دارالاشاعت، ڈاک خانہ دارالمسلمین کراچی

کتبہ دارالمسلمین، ڈاک خانہ دارالمسلمین کراچی

دارالاشاعت، ۱۴۰ — انارکلی لاہور







# انگریزوں کی شہادتیں کی فضیلت میں

حضرت مولانا کا بیان  
حضرت مولانا کے عقائد کا بیان  
حضرت مولانا کے عقائد کا بیان

## مختصر دوم

۱۰۱ مولانا کی شہادتیں  
۱۰۲ مولانا کی شہادتیں

۱۰۳ مولانا کی شہادتیں  
۱۰۴ مولانا کی شہادتیں

۱۰۵ مولانا کی شہادتیں  
۱۰۶ مولانا کی شہادتیں

۱۰۷ مولانا کی شہادتیں  
۱۰۸ مولانا کی شہادتیں

۱۰۹ مولانا کی شہادتیں  
۱۱۰ مولانا کی شہادتیں

۱۱۱ مولانا کی شہادتیں  
۱۱۲ مولانا کی شہادتیں

۱۱۳ مولانا کی شہادتیں  
۱۱۴ مولانا کی شہادتیں

۱۱۵ مولانا کی شہادتیں  
۱۱۶ مولانا کی شہادتیں

۱۱۷ مولانا کی شہادتیں  
۱۱۸ مولانا کی شہادتیں

۱۱۹ مولانا کی شہادتیں

۱۲۰ مولانا کی شہادتیں

۱۲۱ مولانا کی شہادتیں

۱۲۲ مولانا کی شہادتیں

۱۲۳ مولانا کی شہادتیں

۱۲۴ مولانا کی شہادتیں

۱۲۵ مولانا کی شہادتیں

۱۲۶ مولانا کی شہادتیں

۱۲۷ مولانا کی شہادتیں

۱۲۸ مولانا کی شہادتیں

۱۲۹ مولانا کی شہادتیں

۱۳۰ مولانا کی شہادتیں

۱۳۱ مولانا کی شہادتیں

۱۳۲ مولانا کی شہادتیں

۱۳۳ مولانا کی شہادتیں



[illegible]

۵. پیشینه و تاریخچه

کے متعلق حکماء و ائمہ کرام علیہم السلام کے جہانوں کو سمجھا کر یہاں فریبہ کی مقصد و اہمیت کا  
احتیاد کیا کہ اگر یہ اصول و کتاب خود یہاں پہنچے اگرچہ ظاہر میں فریبہ ہی میں ہو گئے  
گوارہ ہوتی، اس لئے میں اُن ہی اُن دلائل عقل کو غور کرتا ہوں جنہوں نے فریبہ  
میں کو ان کے ذریعہ سے حق کیا اور ان علوم پر عقل کو بیان کیا ہوں جن کے ذریعہ میں  
لے فریبہ کی نسبت اہمیت کو سمجھا ہوں کہ احتیاد کیا کہ اس واسطے میں یہ دلائل عقلی  
وہ اہمیت کے ذریعہ میں اور یہی کہتے ہیں خدا کے ذریعہ میں خود یہاں اس کو اللہ  
تعالیٰ کے ذریعہ میں اور اپنے دلائل عقلیوں کو چھوڑی۔ (اختصاراً)





































[illegible]



























[illegible]





















[illegible]



































مصرح کہ خطبہ بیت الخرم تھا جس میں سورہ بکرا پڑھی اور سب ائمہ و لوگوں نے اس پر  
صاحب کلام سے تعجب کیا کہ یہ سارا کچھ کھٹکے پر

## ثبوت میں امر چہارم کے

|                           |                             |
|---------------------------|-----------------------------|
| چونکہ کار پر حاشہ کی چال  | تسبیح کھار اچھا برائی       |
| مستقیم کتب کی آن راس فار  | کری روی سوار کی بر و استوار |
| دیویش و دناویں اسے گوند   | ذرا بھر دھنڈا پڑا دھند      |
| بیمبر پر گفت اہست و است   | دستور خدا کیم داتا حسن      |
| عمر تم مگر وہ صدارا آہستہ | کرو ظلم و تشدد ایا کچھ گوند |

## ثبوت میں امر پنجم کے

|                           |                            |
|---------------------------|----------------------------|
| بنا کر خدایا اس پر و خطاب | سرسبز کی طرح خضر و سب      |
| شک پر تو کہ بیگام شام     | بہار کی برسات کھرا پود نام |
| نور کی برکت صواب و شر     | صوبہ خدای چالی و طبر       |

## ثبوت میں امر ششم کے

|                                |                              |
|--------------------------------|------------------------------|
| نی گشتیں پر یہ بکر ما          | کر ان گشتوں پر اعلیٰ صفی صفا |
| دو جہان ہونے کوئی نہ وار       | کہا انا سب کو یہ یزید وار    |
| بنا کر پتھر پر کھرا کھرو       | چاہیل کھرا کہ کھرو           |
| پہلائی میں چوٹی کھرو           | یہ کہہ مار چلے آشکار         |
| گفتار کھرو ورت و کست کھرو      | دو جہان بھر کی سب پر         |
| دو جہان کھرو کی کھرو چوٹی کھرو | دو جہان ورت و کست کھرو       |

یہ صفحہ لکھ کر میں نے اس کو اپنے ہاتھ سے لکھا کہ اس میں کوئی غلطی نہ ہو  
اور اگر کوئی شخص اس کو پڑھ کر اس کے دل میں کوئی شک نہ ہو تو اس کو  
میں نے اس کے دل میں لکھا کہ اس میں کوئی غلطی نہ ہو





















































[illegible]

وکیل اقل

[illegible]































[illegible]

























[illegible]











ان کے لئے اس کو کہہ دیا کہ اس سے اصول دینی کو نصیحتی کرنا چاہیے اور کہ اس سے اس کی ایک اصل  
 اصول دینی ہے چہ انہما میں سے ایک کو نصیحتی نہ کرے نہ اس سے اس کے خلاف چاہیے کہ انہما  
 میں اس کی توجہ پر کام لگوانا ہمیشہ مستحب ہے مگر یہ گناہ نہ تھا تعالیٰ لیکن یہ ثابت ہو گیا کہ  
 وقت کے ساتھ ساتھ اس وقت کو اصول دینی میں بدل کر اصل دینی میں منتقل ہوا ہے اور  
 ان کے لئے کہ ان میں نہیں ہوئی اس کو دلائل و دہانتا تعالیٰ چاہے اس کے کہ جب پہلی روایت میں  
 ہو کہ وہ دینی کی اور اسلام کی صورت لڑائی تو اس وقت تک کہ توجہ انہما دینی توجہ کا  
 نصیحتی میں ان کی مصلحت نہ تھی اور اس کی راستہ کی نصیحتی کی گناہت اس کو چھوڑ کر اس پر  
 توجہ مصلحت میں بدل دینا تعالیٰ عز کو بھی اسلام کی صورت میں توجہ مصلحت کی نصیحتی  
 ہو کہ انہما اس وقت بہت کا کچھ دیکھ کر ہی دیکھا کہ کوئی اس کو نہیں لکھتا اس سے ان کے لئے  
 اگر یہ غلط کہتے ہیں تو حضرت علیؓ کی یہی کہتے ہیں کہ یہ اس سے کہ جب تعالیٰ اقل  
 اولیوں کو علیہما التخت و التخت کے لوگوں کو اسلام کی طرف توجہ تو ان سے کہ وہ بہت توجہ کے  
 مصلحت میں اس کی راستہ کی نصیحتی کو بھی توجہ مصلحت میں اس وقت تک کہ توجہ مصلحت  
 اس وقت کا چھوڑ دینا جب نے توجہ دینا اگر اس طرح پر خدا کی توجہ انہما دینی توجہ کی  
 نصیحتی تم پر ایمان کے لئے ضروری ہے اس طرح یہ توجہ مصلحت میں ایمان کی راستہ کی نصیحتی  
 ان کے لئے ہے اور جب کہ اس سے اس وقت میں کیا نصیحتی کو اصول ایمان سے توجہ  
 غلطی اور انہما کی توجہ کی کا ان کے لئے توجہ کی اس سے توجہ نہیں ہوا اور جب کہ ان کے  
 دہا انہما کی توجہ میں اس کے غلط دیکھا اس غلطی سے کہہ سکتے ہیں کہ انہما توجہ  
 انہما توجہ میں یہ توجہ مصلحت میں مصلحت کا پڑنا نصیحتی کو توجہ مصلحت میں مصلحت کا  
 نصیحتی کے لئے اس وقت کہ اس وقت بہت کا انہما کو ایمان کے غلط توجہ مصلحت  
 لیکن جب کہ اس کا نام دیکھا میں دیکھا کہ کوئی نصیحتی سے مصلحت توجہ مصلحت  
 انہما توجہ مصلحت میں مصلحت اور اس سے توجہ مصلحت کی کو مصلحت مصلحت میں  
 مصلحت ایمان کا توجہ کہ انہما دینی ہے اس غلطی سے کہ کہہ سکتے ہیں کہ انہما توجہ مصلحت  
 انہما توجہ مصلحت میں توجہ مصلحت میں اس کی راستہ مصلحت میں ایمان کا اور بہت  
 توجہ مصلحت میں توجہ مصلحت میں ایمان کے اس کو کہ یہ توجہ مصلحت میں ایمان کا اور بہت  
 اس کے لئے ایمان اس سے مصلحت مصلحت میں ایمان کا اور بہت ایمان میں ایمان کا اور بہت













همه این سرودهاست که در این کتاب مذکور است نقل شده است.

## در کیفیت آریان آوریون گمرین خطاب

|   |  |
|---|--|
| <p>             در آنکه چو در رستگاری<br/>             به کجایت مشغول باش<br/>             خود را در گریه و فغان<br/>             که آمد کسی از سر مصطفی<br/>             خود کوای سپید و درخشان<br/>             و اگر سپید در بخشش چند من<br/>             بهنجه حوکی طبع در بخشش<br/>             که از گشت خود بخشش نکند<br/>             و ارم به پیشش سر مصطفی<br/>             پس آنگاه نهد و کین تمام<br/>             بگفت با او ناری نرسد<br/>             گرفت دین گشت و پیش<br/>             بگشت بدین کتون خون او<br/>             بزد خرد و کینه را پیش رفت<br/>             صلابت شنید و آن گوش داد<br/>             که گشت که شنید و مثل او<br/>             چنان خواب و بخت او را تمام<br/>             بزد آمد و روی شود آفتاب<br/>             گرفتش از خلق و پیشرو نگ<br/>             گرفتند صاحب نام با به در<br/>             که که زودگی بهم گاه شست         </p> | <p>             که بعد از آن پس چند گاه<br/>             چنان چو بر لبی از آن گشت<br/>             که از قتل به خیمه دعا بعد<br/>             شد روزی گفت با اشتیاق<br/>             بزی بیشتر از خود به چشم او<br/>             زود بای مصی و پروا من<br/>             هر چو شنید که سخن گفتش<br/>             باو گشت سوگند به عیون<br/>             من امروز در دست رسانم<br/>             گرفت از آن اهل قتل قسم<br/>             با کار چو در دلت بهیرون گمر<br/>             که از خود به نیت خوش<br/>             بیا شست با حق از آن گنگو<br/>             سوی خاد خواهر فریاد رفت<br/>             بیا و پیش و در دست<br/>             شنید و آنکه بیا و در<br/>             دردی گرفت و از آن کلام<br/>             خرد و در آن پیش باز کرد<br/>             و از آن به نیت خود بیک<br/>             در آن نیت و با او هم با گمر<br/>             بگشت که روی بهم گاه شست         </p> |
|---|--|













































[illegible]

























[illegible]



[illegible][illegible]



[illegible]





[illegible]











[illegible]













[illegible][illegible]





[illegible]































اپنی بی بی کا کلاخ ساتھ مل کر کے منظور نہیں کیا مگر بعد اس کے کہ عمر نے ان کو دیکھ کر اس کا کلاخ  
 بھانج کر لیا اور جب حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دیکھا کہ قتیبہ اور عباس ہوتا  
 ہے تب حضرت عباس سے اس کام کو پتہ چل گیا اور ان کے لیے یہ حکم صادر ہوا کہ کلاخ ساتھ  
 لے کر باہر چلیں یہاں کہ چکے ہی کہ شریعت میں ہرگز خروج نہیں ہے کہ بی بی کا کلاخ لے کر  
 اس شخص کے ساتھ کر دیا جواد سے جس کے ساتھ حالت اختیار میں ہوا کہ وہ بی بی کے ساتھ  
 فرمایا کہ اس کے ساتھ کہ اس کا نام بھی ظاہر کرتے تھے اور تمام شریعت کا پابند تھا۔

اور یہ کہ وہ اس کا خطا مستند میں مبتلا نہ رہا کہ اس کے ہی کہ اس کی انکار تھی کہ  
 کہ تمام کثرت اختیار حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اختیار میں اگر اختیار میں باشد حق  
 ہی مانجے ہی مانجے کہ اس کے اختیار میں ہوا کہ اس کے اختیار میں ہوا کہ اس کے اختیار میں ہوا کہ  
 بیان ساز و باقی ان کا کہ اس کے اختیار میں ہوا کہ اس کے اختیار میں ہوا کہ اس کے اختیار میں ہوا کہ  
 قیامت ظہور اس کے اختیار میں ہوا کہ اس کے اختیار میں ہوا کہ اس کے اختیار میں ہوا کہ  
 ظاہر اللہ علیہ السلام حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اختیار میں ہوا کہ اس کے اختیار میں ہوا کہ  
 یہاں قیامت ہے کہ اس کے اختیار میں ہوا کہ اس کے اختیار میں ہوا کہ اس کے اختیار میں ہوا کہ  
 ظاہر مسلمانی ہوا کہ اس کے اختیار میں ہوا کہ اس کے اختیار میں ہوا کہ اس کے اختیار میں ہوا کہ  
 کہ اس کے اختیار میں ہوا کہ اس کے اختیار میں ہوا کہ اس کے اختیار میں ہوا کہ اس کے اختیار میں ہوا کہ  
 غیر اسلام نے اس کے اختیار میں ہوا کہ اس کے اختیار میں ہوا کہ اس کے اختیار میں ہوا کہ اس کے اختیار میں ہوا کہ  
 یکے باقیات ہے: ایسا کہ اس کے اختیار میں ہوا کہ اس کے اختیار میں ہوا کہ اس کے اختیار میں ہوا کہ  
 انہوں نے اس کے اختیار میں ہوا کہ اس کے اختیار میں ہوا کہ اس کے اختیار میں ہوا کہ اس کے اختیار میں ہوا کہ  
 سیدان سے اس کے اختیار میں ہوا کہ اس کے اختیار میں ہوا کہ اس کے اختیار میں ہوا کہ اس کے اختیار میں ہوا کہ

عمر نے اس کے اختیار میں ہوا کہ اس کے اختیار میں ہوا کہ اس کے اختیار میں ہوا کہ اس کے اختیار میں ہوا کہ  
 یہ ہی حق ہے کہ اس کے اختیار میں ہوا کہ اس کے اختیار میں ہوا کہ اس کے اختیار میں ہوا کہ اس کے اختیار میں ہوا کہ  
 خدا کو یہ حق ہے کہ اس کے اختیار میں ہوا کہ اس کے اختیار میں ہوا کہ اس کے اختیار میں ہوا کہ اس کے اختیار میں ہوا کہ  
 خود ہی حق ہے کہ اس کے اختیار میں ہوا کہ اس کے اختیار میں ہوا کہ اس کے اختیار میں ہوا کہ اس کے اختیار میں ہوا کہ  
 یہ ہی حق ہے کہ اس کے اختیار میں ہوا کہ اس کے اختیار میں ہوا کہ اس کے اختیار میں ہوا کہ اس کے اختیار میں ہوا کہ











کتابچہ انہما کے ترقی

اساتذہ کرام کے ترقی

بزرگوارانہ کامیابی

پیشہ ورانہ ترقی

کامیابی کے لئے ترقی

کامیابی کے لئے ترقی

کامیابی کے لئے ترقی

کامیابی کے لئے ترقی

کامیابی کے لئے ترقی

کامیابی کے لئے ترقی

کامیابی کے لئے ترقی

کامیابی کے لئے ترقی

کامیابی کے لئے ترقی

کامیابی کے لئے ترقی

کامیابی کے لئے ترقی

کامیابی کے لئے ترقی

کامیابی کے لئے ترقی

کامیابی کے لئے ترقی

کامیابی کے لئے ترقی

کامیابی کے لئے ترقی

کامیابی کے لئے ترقی

کامیابی کے لئے ترقی

کامیابی کے لئے ترقی

کامیابی کے لئے ترقی

کامیابی کے لئے ترقی

کامیابی کے لئے ترقی

کامیابی کے لئے ترقی

کامیابی کے لئے ترقی

کامیابی کے لئے ترقی

کامیابی کے لئے ترقی

کامیابی کے لئے ترقی

کامیابی کے لئے ترقی

کامیابی کے لئے ترقی

کامیابی کے لئے ترقی

کامیابی کے لئے ترقی

کامیابی کے لئے ترقی

کامیابی کے لئے ترقی

کامیابی کے لئے ترقی

کامیابی کے لئے ترقی

کامیابی کے لئے ترقی

کامیابی کے لئے ترقی

کامیابی کے لئے ترقی

کامیابی کے لئے ترقی

کامیابی کے لئے ترقی

کامیابی کے لئے ترقی

کامیابی کے لئے ترقی

کامیابی کے لئے ترقی

کامیابی کے لئے ترقی

کامیابی کے لئے ترقی

کامیابی کے لئے ترقی





















[illegible]

۱- در این کتاب، به بیان احوال و سیرت ائمه اطهار علیهم السلام پرداخته شده است.  
۲- در این کتاب، به بیان احادیث و روایات معتبره از ائمه اطهار علیهم السلام پرداخته شده است.  
۳- در این کتاب، به بیان مناقب و فضیلت ائمه اطهار علیهم السلام پرداخته شده است.



[illegible]





۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰











[illegible][illegible]















































ہم نے اس کتاب کو لکھ کر اس کے لئے ایک نسخہ بھی لکھا ہے جس کا نام ہے "کتاب  
 فی الجبر" اس کتاب میں ہم نے جو مسائل لکھے ہیں ان کی حقیقت بھی اس کتاب میں ہے  
 اور اس کتاب میں ہم نے جو مسائل لکھے ہیں ان کی حقیقت بھی اس کتاب میں ہے  
 اور اس کتاب میں ہم نے جو مسائل لکھے ہیں ان کی حقیقت بھی اس کتاب میں ہے  
 اور اس کتاب میں ہم نے جو مسائل لکھے ہیں ان کی حقیقت بھی اس کتاب میں ہے  
 اور اس کتاب میں ہم نے جو مسائل لکھے ہیں ان کی حقیقت بھی اس کتاب میں ہے  
 اور اس کتاب میں ہم نے جو مسائل لکھے ہیں ان کی حقیقت بھی اس کتاب میں ہے  
 اور اس کتاب میں ہم نے جو مسائل لکھے ہیں ان کی حقیقت بھی اس کتاب میں ہے  
 اور اس کتاب میں ہم نے جو مسائل لکھے ہیں ان کی حقیقت بھی اس کتاب میں ہے



یہ کتاب دوسری بار طبع مصطفائی کتب خانہ  
 لکھی گئی جس کا قطعہ تاریخ مولوی حبیب اللہ مرحوم  
 نے یہ لکھا تھا

دوسری طبع مصطفائی کتب خانہ  
 ہم کتاب دوسری طبع مصطفائی کتب خانہ

ہم کتاب دوسری طبع مصطفائی کتب خانہ  
 لکھی گئی جس کا قطعہ تاریخ مولوی حبیب اللہ مرحوم  
 نے یہ لکھا تھا

















ہو کے ہاں ملے دیکھیں اس کو سچے سچے نقل کی کتاب میں بھی لکھیں کہ یہاں  
کتاب میں جو کہ لکھا ہے وہی ہے خدا کی کتاب ہے دیکھیں یہاں کے شخص میں جو کہ  
کچھ لکھا ہے وہی ہے خدا کی کتاب ہے سچے سچے نقل کی کتاب ہے

## جواب شیعوں کی بہ نسبت آیات فضیلت صحابہ

ایک دفعہ ایک شخص نے کہا کہ میں نے سنا ہے کہ یہاں کے شخص میں جو کہ لکھا ہے وہی ہے  
خدا کی کتاب ہے سچے سچے نقل کی کتاب ہے

یہاں کے شخص میں جو کہ لکھا ہے وہی ہے خدا کی کتاب ہے سچے سچے نقل کی کتاب ہے  
خدا کی کتاب ہے سچے سچے نقل کی کتاب ہے

یہاں کے شخص میں جو کہ لکھا ہے وہی ہے خدا کی کتاب ہے سچے سچے نقل کی کتاب ہے  
خدا کی کتاب ہے سچے سچے نقل کی کتاب ہے

یہاں کے شخص میں جو کہ لکھا ہے وہی ہے خدا کی کتاب ہے سچے سچے نقل کی کتاب ہے  
خدا کی کتاب ہے سچے سچے نقل کی کتاب ہے

یہاں کے شخص میں جو کہ لکھا ہے وہی ہے خدا کی کتاب ہے سچے سچے نقل کی کتاب ہے  
خدا کی کتاب ہے سچے سچے نقل کی کتاب ہے

یہاں کے شخص میں جو کہ لکھا ہے وہی ہے خدا کی کتاب ہے سچے سچے نقل کی کتاب ہے  
خدا کی کتاب ہے سچے سچے نقل کی کتاب ہے

یہاں کے شخص میں جو کہ لکھا ہے وہی ہے خدا کی کتاب ہے سچے سچے نقل کی کتاب ہے  
خدا کی کتاب ہے سچے سچے نقل کی کتاب ہے

یہاں کے شخص میں جو کہ لکھا ہے وہی ہے خدا کی کتاب ہے سچے سچے نقل کی کتاب ہے  
خدا کی کتاب ہے سچے سچے نقل کی کتاب ہے

یہاں کے شخص میں جو کہ لکھا ہے وہی ہے خدا کی کتاب ہے سچے سچے نقل کی کتاب ہے  
خدا کی کتاب ہے سچے سچے نقل کی کتاب ہے











[illegible]



[illegible]



فطرت کی برکت سے کہ صاحب ہاں چھوٹی حضرت گلشن کے کمال اور بڑا وعدہ ہے اس پر  
 کوئی کچھ مشکل ہو تو چھوٹی حضرت صاحب عروج کو شیخی و رفقہ الہیہ کی حقیت سے  
 نہیں فرما سکتا جس کو کفر کا من نہیں پہنچتا بلکہ یہ اس کا کھوکھلا پیچھے چاہے اس پر  
 ایک مقام پر یہاں فرما سکتی کہ وہ الہیہ صلی علیہ وسلم سے شرف و کرامت کا  
 نہایت اعلیٰ پیر کو کفر کا منیہ شک نہ کافر سے ۱۱۰ حضرت شیخ صاحب عروج  
 پر کفر کا وعدہ اپنے پیر صاحب کے اس بارنگ کو سنوا دیں یہ چاہے مشتاق فیروز ہیں  
 مگر اس وقت کہ ان کو کفر کی شہادت دینی اور اپنے مذہب کے خلاف اس علم پر شوق و دل سے  
 چلے ہو تو کفر کا من نہیں لے سکتی کہ کفر میں حق نہیں ہے بلکہ صاحب چھوٹی کہ  
 در کفر شاک شک نہ کافر سے ۱۱۰ اسوں چھوٹی صاحب صاحب نے کتاب تاج  
 کی چھوٹی چھوٹی کتاب کا شمار کیا ہے اور یہ صورت ۱۱۰ صلی علیہ وسلم کی  
 تصویر تھی وہ قول ہے کہ مشتاق اس کا خوب دوست چکے تھے یہ خود فرماں رواں و  
 کو قلم و کلمہ کے ساتھ نہیں کو کفر کے پیر کو کفر کا منیہ شک نہ کافر سے ۱۱۰ کفر  
 ہم شیخوں کا ساتھ دینے کے اس مقام پر بھی چھوٹی صاحب کی درایت کو دیکھیں  
 تا بہت کہ ان کے ہاں کے تھوڑے تھوڑے کو علم کی تائید کہ حضرت نے ان کو کفر کا  
 فطرت کی برکت سے صاحب عروج کی نہیں کی ہے بلکہ اس مقامات پر بھی یہ وہ تو  
 تو بہت دیکھا اساتذہ و سربراہان حق بنا چھوٹی و ان کی بددلی کو علم فرمایا  
 چھوٹی صاحب تھوڑے تھوڑے سوا کی باپ و والدہ میں با ایک مقام پر لکھتی  
 کہ ان کو کفر کا منیہ شک نہ کافر سے ۱۱۰ اسوں چھوٹی صاحب صاحب نے کتاب تاج  
 بلا فصل اپنے حضرت رسول خدا صلی علیہ وسلم کے علم پر حقیت و حقیقت  
 در کفر سے چھوٹی صاحب عروج کے تھوڑے تھوڑے کو علم فرمایا چھوٹی صاحب صاحب نے کتاب تاج  
 نے یہ اس کو کفر کا منیہ شک نہ کافر سے ۱۱۰ اسوں چھوٹی صاحب صاحب نے کتاب تاج  
 و ان کو کفر کا منیہ شک نہ کافر سے ۱۱۰ اسوں چھوٹی صاحب صاحب نے کتاب تاج  
 ان کے بعد اس طرح معلوم ہوئی کہ یہ حضرت صاحب عروج کی حقیت ہے چھوٹی  
 چھوٹی صاحب عروج نے کفر کا منیہ شک نہ کافر سے ۱۱۰ اسوں چھوٹی صاحب صاحب نے کتاب تاج  
 چھوٹی صاحب عروج نے کفر کا منیہ شک نہ کافر سے ۱۱۰ اسوں چھوٹی صاحب صاحب نے کتاب تاج











































































































































[illegible][illegible][illegible]



















































نہیں ہو سکتا جو مباح ہو نہ حلال نہ حرام۔ چھ ماہ میں یہی قصہ سنی کہ غرض شخص خود کی نسبت اس کا کیا  
کہتے تھے کہ اگرچہ وہ مسلمان۔

یہاں کہہ دے کہ یہ بات ہے کہ خلیفہ بھی کس متعلق کی بھی تعریف کی کسی مراد کی بھی  
نہ نہ صحت کی کسی کا فرق نہ کسی ایک کام کی بنا و صفت کی غرض سے نہ کہ اس کے لیے یہ کہ  
اس کی لیے نہ صفت کی کہتے تھے مگر صوفیوں میں یہ ہے کہ کہ لڑتے اور کھڑے اور جیسے سخن پہنچتے  
خلیفہ ایک تھا جس میں ان کی تعریف میں نہ کہا جاتا تھا اپنی شان و شوکت کو ان کے کسی فعل سے منسوب  
نہ کیا اس لیے کہ یہ صوفیہ و باخا تھا کہ وہ لوگ کہ لڑ رہے تھے اور کھڑے تھے اور جیسے یہاں - تو  
وہ صوفی کا تھا لیکن ان کو یہ کہیں کہ اس سے خود صوفیہ ہے اور نہ باخا نہ صوفیہ ہیں اگر  
صوفیہ کہتے تھے ہجرت و انصاف و بیعت سے راضی ہیں اور ان کے ساتھ کاموں سے  
بہتر کاموں سے تا قیام ان کے انوکھانے کے سب سے ان کو روٹی کی ہر تو ہر  
پوری ہوئی تعریف ان کی اور میں ان کے سب سے انوکھانے کی کسی تعریف نہ کیا  
خلیفہ بھی تعریف کیا تھا یا اسلاف ان کا جس میں وہی مراد کہتے تھے اور یہ کام نہ لے لے  
لے ان سے تعریف نہ کیا تھا۔ اس سے غرض یہ کہ ان کی تعریف ان کے انوکھانے کے  
ہیں ان کو سب کے سب ہر جگہ نہ لیتے ہی سب کے سب متعلق تھے ان کی شان و صفت  
کی جیل دی نسبت کہ اگر وہاں کو صوفی کہہ سکتے ہیں تو یہ جواز دینا کہ میں لوگوں سے ہجرت  
کی چھ ہزار ہوں نے نصرت کی چھ ہزار سب کے سب ہوں اور اچھے نہیں ہیں ہر سب سے  
میں ان لوگوں میں ہوں جو حقیقت میں اس کے ساتھ ساتھ قائم ہے کہ وہ جو اللہ کے علیہ  
شک نہ کرے کہ وہ چھ گویا ہو کہ ان واقعات میں وہ ایک کے خلاف ہے یہی ہجرت و انصاف  
کہ وہ اس کا نہیں کی نسبت میں نہ کہ یہ ہے اگر کسی کو کہی ہو کہ وہ جانتا ہے کہ یہاں سے  
اس کے اس سے صوفیہ ہر گز کہ وہ کی ہجرت و انصاف سے ان کی تعریف کہتے ہیں ان کی ہجرت  
وہ صوفیہ ہیں کو ان کے یہاں کی نسبت کی دلیل دے کہ یہاں سے وہ ان کے خلاف ہے کہ ان کے ہجرت  
کو وہ صوفیہ ہیں اس کا سب سے صوفیہ ہجرت و انصاف سے ان کے خلاف ہے کہ ان کی نسبت  
وہ صوفیہ ہیں کہ ان کے یہاں سے ہجرت و انصاف سے ان کے خلاف ہے کہ ان کی نسبت  
کو وہ صوفیہ ہیں کہ ان کی نسبت سے ان کے خلاف ہے کہ ان کی نسبت سے ان کے خلاف ہے  
فصل بیان کرتے ہیں ہجرت و انصاف سے ان کے خلاف ہے کہ ان کی نسبت سے ان کے خلاف ہے۔

[illegible]











































[illegible]

مسئودیت و آزادی در برابر  
تکلیف و اختیار

